65871 ـ مریض کا رمضان میں دن کے وقت دوائی کھانے کا حکم

سوال

میں دماغی بیماری کی بنا پر صبح اور شام دوائی کھانے پر مجبور ہوں، اور رات کے وقت دوائی کی خوراک تو مجھے بہت تنگ کرتی ہے اور بعض اوقات تو میں رات اٹھ کر سحری بھی نہیں سکتا، اور پھر روزہ کی حالت میں صبح کی خوراک بھی رہ جاتی ہے، اور افطاری کے وقت یہ دوائی کھانے میں بہت تاخیر ہو جاتی ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے، میں نے کچھ دنوں سے روزے رکھنے شروع کیے لیکن اس دوائی کی بنا پر بھی رکھنے چھوڑ دیے ہیں.
کیا ماہ رمضان کے آخر میں مجھے ان روزوں کے عوض بیماری کی بنا پر فدیہ دینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ عزت والے عرش کے رب عظیم سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو شفا نصیب فرمائے، اور آپ کے لیے اجروثواب لکھے.

سوال نمبر (12488) کے جواب میں روزہ نہ رکھنے کے مباح مرض بیان کیا گیا ہے، وہ یہ کہ روزہ دار کو روزہ کی بنا پر بہت زیادہ مشقت ہو اور برداشت سے باہر ہو جائے، یا پھر اس کی بنا پر مرض میں اضافہ ہونے کا خدشہ ہو، یا روزہ مرض سے شفایابی میں تاخیر کا باعث بنتا ہو، اگر آپ کی حالت ایسی ہے تو پھر آپ کے لیے رمضان المبارک کے روزہ چھوڑنا جائز ہیں.

دوم:

اور اگر آپ کے لیے افطاری کے وقت اور دوسری بار سحری کے وقت دعا کھانی ممکن ہو تو آپ پر یہ واجب ہے، اور اس وقت روزہ چھوڑنے کا مباح عذر نہ ہونے کی بنا پر آپ کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں.

لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو اور دن کے وقت دعا استعمال کرنا ضروری ہو تو پھر آپ کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے.

سوم:

رہا روزے کے بدلے صدقہ اور فدیہ نکالنا تو اس میں آپ کسی ثقہ اور معتبر ڈاکٹر سے مشورہ کریں، اور اگر آپ کی بیماری سے شفایابی کی امید ہے تو آپ پر روزوں کی قضاء واجب ہو گی، اور اس کے بدلے غلہ دینا یا کھانا کھلانا کفائت نہیں کریگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے .

اس لیے آپ اللہ تعالی سے شفایابی کا انتظار کریں، اور شفایاب ہونے کے بعد جتنے روزے ترک کیے ہوں ان ایام کے روزے رکھیں.

اور اگر آپ کا مرض ایسا ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں تو آپ کے ذمہ قضاء نہیں، بلکہ آپ ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلائیں.

یہاں ایك چیز پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ غلہ دینا واجب ہے، لیکن غلہ یا کھانے کے بدلے نقد رقم دینا کفائت نہیں کریگی، اس کی تفصیل سوال نمبر (39234) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ ا س کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .